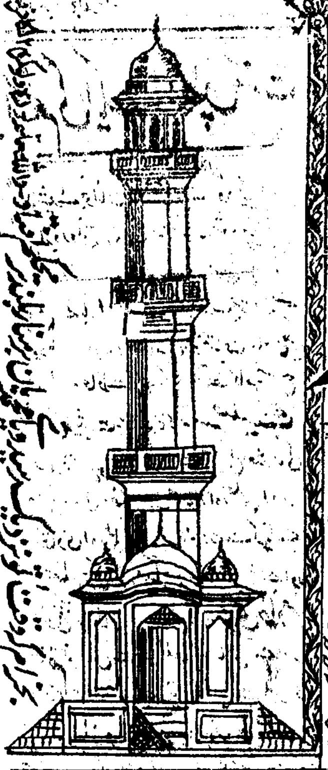
رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۷



إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر سے ۸ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۳

نمبر (۱) | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ | جلد (۱۰)

فہرست مضامین

(۱) انٹروڈکٹری نوٹ
(۲) ایک ہزار کاپی مفت ۳
(۳) خطبات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ۳ تا ۶
(۴) قطعہ تاریخ وفات حضرت مولینا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم ۶
(۵) ... ۷ تا ۱۱
(۶) احمق کی قسم ... ادہ محترم ۱۱
... اور احمدی مسلمان ۱۲
(۷) اشتہارات ۱۲ تا ۱۴

انٹروڈکٹری نوٹ

ناظرین الحکم کو نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے الحکم کا یہ نمبر دسویں جلد کا پہلا نمبر ہے۔ خدا کرے کہ یہ سال الحکم اور اسکے سرپرستوں اور معاونین کیلئے خیر و برکت کا سال ہو اور اسکے کارپردازوں اور خاکسار ایڈیٹر کو توفیق ملے کہ وہ اسکو زیادہ مفید اور دلچسپ بنا سکیں۔

ان معاونین کا شکریہ ہے جنہوں نے اپنے واجب الادا مطالبہ کو بروقت ادا کیا اور توسیع اشاعت میں سعی کی اور ان حضرات کو توجہ دلائی جاتی ہے جنہوں نے اولے فرض میں تساہل کیا ہے جیسے ہی بزرگواروں کی عدم توجہی کا اثر ہوتا ہے جو بعض اوقات اخبار کے بدیر شائع ہونے کی نوبت آجاتی ہے۔ کاش! وہ قومی کاموں میں تحویلی فرائض کی نگہداشت کو ضروری سمجھیں۔

توسیع اشاعت کے متعلق بارہا کہا گیا کہوں اور کیونکر کہوں ناظرین یہ سمجھ لیں کہ جب تک اشاعت ایک وسیع پیمانہ پر نہ ہوگی۔ اسکے اثر کا دائرہ محدود اور تنگ ہوگا۔ اسلئے ضرورت ہے غیر احمدیوں میں زیادہ اشاعت کی اسکے لئے آپ دوسرے صفحہ پر ایک مضمون پڑھیں گے۔

سال رواں کے متعلق الحکم کی ترتیب میں کوئی تجدید ہوگی یا بحالت سابق ہی چلے گا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ امور منحصر ہیں وقتی ضرورتوں پر۔ صرف اتنا کہہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسی کی توفیق سے سعی کیجاوے گی کہ پہلے سے زیادہ مفید ہو۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

ناظرین الحکم میری ذمہ داریوں سے بہت بڑی حد تک آگاہ ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ میں آخر آدم زاد ہوں اور میری کمزوریوں اور ناتوانیوں کے لئے آدم زاد ہونا ہی کافی ہے کیونکہ خلق الانسان ضعیفا ارشاد خداوندی ہے۔ پس وہ میرے لئے اخلاص اور ہمت کی ہمیشہ **دعا** کرتے رہیں کہ جب تک اللہ تعالےٰ کے علم میں مقدر ہے کہ میں اس قومی خدمت میں حصہ لوں وہ مجھے سچا اخلاص اور پوری طاقت عطا فرماوے آمین۔

سال نو کے خطابات کی فہرست شائع ہوگئی ہے اور میں نہایت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس فہرست میں الحکم کے دو سرپرستوں کو بھی پاتا ہوں جن میں سردار محراب خان صاحب (بلوچستان) کو سردار بہادر کا اور جناب قاضی فقیر احمد صاحب بیٹو ناچی (بلوچستان) کو خانصاحب کا **خطاب** دیا گیا ہے میں اس عطائے خطاب پر اپنے دو نو مخدوم کرمفرماؤں کو سچے دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس خوشی کی تقریب پر الحکم کی ایکہزار کاپی مفت اشاعت کے سلسلہ میں کم از کم **دس دس** اخبار جاری کرادیں۔

تازہ الہامات و رؤیا

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ یا قمر یا شمس انت منی و انا منک

ترجمہ۔ اے چاند۔ اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

فرمایا اس الہام میں خدا تعالیٰ نے ایکدفعہ آپ نے مجھکو سورج فرمایا ہے اور مجھے چاند۔ اور دوسری دفعہ مجھے سورج فرمایا ہے اور اپنے آپکو چاند۔ یہ ایک لطیف اشارہ ہے جسکے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے کہ میں ایک زمانہ میں پوشیدہ تھا اور اس کی روشنی کے انعکاس سے میں ظاہر ہوا اور پھر فرمایا کہ ایک زمانہ میں وہ خود پوشیدہ تھا۔ پھر وہ روشنی جو مجھے دی گئی۔ اس روشنی نے اسکو ظاہر کیا۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے۔ کہ نور القمر مستفاد من نور الشمس۔ یعنی چاند کا نور سورج کے نور سے فیض حاصل کرنیوالا ہے۔ پس اس الہام میں اول خدا تعالیٰ نے اپنے تئیں سورج قرار دیا اور اسکے انوار اور فیوض کے ذریعہ سے مجھ میں نور پیدا ہونا بیان فرمایا۔ اس لئے میں قمر کہلایا۔ پھر چونکہ میری روشنی سے جو مجھے دی گئی اسکا نام روشن ہوا۔ اس لئے اس بنا پر مجھے سورج قرار دیا گیا اور خدا تعالےٰ نے آپ کو قمر قرار دیا۔ کیونکہ وہ میرے ذریعہ سے ظاہر ہوا اور اسنے اپنا زندہ وجود میرے وسیلہ سے لوگوں پر نمایاں کیا۔ یہ شمس و قمر کا مخلا۔ الہام کے دوسرے فقرہ کی تشریح ہے کہ انت منی و انا منک یہ ایک ایسی نظیر ہے جو انسان کے وہم و گمان میں نہیں آسکتی۔

الہام دوم۔ انا نبشرک بغلام۔ نافلۃ لک۔ نافلۃ من عندی

ترجمہ۔ ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔

۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء۔ رؤیا۔ دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں اور ان میں سے ایک پر لال کپڑا ڈالا ہے۔

یکم جنوری ۱۹۰۶ء۔ تین بکرے ذبح کئے جائیں گے۔

فرمایا۔ ظاہر یہ خیال ہے کہ آج ہم نے تین بکرے ذبح کرا دیئے ہیں۔

۳ جنوری ۱۹۰۶ء۔ آئی مع الافواج اتیک بغتۃ۔ حرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون۔ ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک۔ ترجمہ میں فوجوں

الحکم کی ایک ہزار کاپی مفت

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

میں نے بارہا ظاہر کیا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو مختلف شانیں ہیں اور ان کے لحاظ سے آپ کے دو مختلف کام مسیح موعود کی حیثیت سے آپکا کام **کسر صلیب ہے** اور مہدی معہود کی نسبت سے آپ کی بعثت کی غرض اندرونی مفاسد کی اصلاح اور علمی اور اعتقادی اور عملی کمزوریوں کو درست کرنا ہے۔ **کسر صلیب کے لئے میگزین** کام کر رہا ہے اور اندرونی اصلاح کے لئے آپکا یہ **قومی خادم** الحکم نوسال سے حتی المقدور ساعی ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ تین سال سے اس کا ایک اور **بازو بدر** بھی پیدا ہو گیا ہے۔ **کسر صلیب** کے لئے میگزین کے لئے میگزین کے معاونین کا پیدا ہونا یوں تو اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے مگر جب تک اندرونی اصلاح کا دائرہ وسیع نہ ہو ان معاونین کا حلقہ وسیع نہیں ہو سکتا اس حیثیت سے ایک لطیف استعارہ کے طور پر میں کہ سکتا ہوں کہ مسیح موعود کی راہ صاف کرنے کے لئے یہہ اردو پرچے ایلیا کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ باوصفیکہ قوم ان **مفاد** اور منافع کو جو الحکم کے ذریعہ سے **نوسال** میں اور بدر کے ذریعہ تین سال میں پہونچے ہیں محسوس کر چکی ہے لیکن ابھی تک تین لاکھ کی جماعت اردو کے دو اخباروں کی کافی اشاعت کا انتظام نہیں کر سکی جن میں سے ایک **نوسال** سے جاری ہے۔ یہہ حق واجب قوم پر ہے اور قوم ہی کے فائدہ کے لئے ہے۔

مجھے بعض اوقات یہہ پڑھ کر افسوس ہوا کرتا ہے جب ایک شخص الحکم خرید کرتا ہے تو لکھتا ہے کہ بدر بند کر دو اسکی بجائے الحکم جاری کر دیا الحکم بند کر دو اسکی بجائے میگزین جاری کرو۔ یہہ کوئی خوبی کی بات نہیں بلکہ افسوس ناک امر ہے اسکی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسہ کا چندہ بند کر کے لنگر میں دیا جاوے یا لنگر کا بند کر دیا جاوے اور مدرسہ میں دیا جاوے۔ ایک نیکی کے کام کو چھوڑ کر اگر دوسرا اختیار کیا تو کیا کمال کیا۔ کمال یہ ہے۔ کہ سارے شعبوں کی تکمیل ہو۔ پس آیندہ کے لئے دفتر الحکم اس امر کی انشاء اللہ پابندی کریگا کہ کوئی ایسی درخواست آوے کہ قادیان کے کسی دوسرے اخبار کو بند کر کے وہ الحکم خریدے تو اس کے نام ہرگز ہرگز پرچہ جاری نہیں کیا جاوے گا۔ اور اسی اصول کی پابندی کے لئے میں اپنے عزیز اور محترم معاصرین بدر و میگزین کو توجہ دلاتا ہوں۔ یہ ایک الگ امر ہے کہ ایک شخص پہلے سے کسی اخبار کا خریدار نہیں اور وہ اپنے لئے کوئی ایک اخبار خریدے لیکن ایک کو بند کر کے دوسرا خریدنا یہ مستحسن امر نہیں ہے۔

اس کے بعد میں ایک ضروری امر کیطرف **قوم** کو توجہ دلاتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ۱۹۰۶ء کی پہلی سہ ماہی میں اسکا پورا انتظام قوم کے اہل دل افراد کر سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے **الحکم کی ایک ہزار کاپیاں مفت تقسیم کردوں** اور یہ سلسلہ کم از کم دو سال کے لئے جاری رکھا جاوے۔ اور سال بھر میں ۴ مرتبہ اسکی تجدید ہو۔ یعنی پہلی سہ ماہی میں جن لوگوں کے نام اخبار جاری رہے دوسری سہ ماہی میں انکے نام بند کر دیا جاوے۔ اور پھر اور نئے اصحاب کو سلسلہ کی اطلاع دی جاوے گویا دو سال کے اندر ۸ ہزار آدمیوں میں یہ تبلیغ پہونچے اور اگر بالاوسط دس آدمی بھی ایک اخبار کو پڑھیں گے تو یقیناً ۸۰ ہزار آدمیوں میں یہ پیغام پہونچ جائیگا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید کیجاتی ہے کہ اگر ۲۵ فیصدی لوگوں نے اس طریق پر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول کو شناخت کر لیا تو بیس ہزار روحیں انکار کی لعنت سے بچ سکتی ہیں اور پھر ان کے ذریعہ سلسلہ کی اعانت اور اشاعت کے دائرہ میں اور بھی وسعت کی توقع کیجاتی ہے۔ اسوقت یہ ایک خیالی تخمینہ اور تجویزی بات کہی جائے گی۔ مگر میرے دوستو! آخر یہ ساری جماعت باہر ہی سے آئی ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں ان تک تبلیغ پہونچی ہے۔ اولاً کسکو خیال ہو سکتا تھا کہ اتنی جماعت ہو جائے گی۔

بہرحال بات کچھ بھی نہیں **اگر ہمت کرو اور اس کار خیر میں سعی کرو** یقیناً یاد رکھو کہ اگر تمہاری متفقہ سعی اور توجہ سے دو سال کے اندر بیس ہزار نہیں **بلکہ بیس روحیں** بھی بچ جاویں تو بڑی بھاری کامیابی ہے یہہ کام قوم کی متفقہ سعی اور ہمت کو چاہتا ہے ان ایک ہزار مفت تقسیم ہونے والے اخبارات کی قیمت صرف **عہ** سالانہ لی جاوے گی۔ ۱۲ ۱ر

جو سب سے ادنےٰ شرح ہے۔ چونکہ اس شرح پر محض اسلئے اخبار دیا جاتا ہے کہ اکثر احباب زیادہ قیمت دیتے ہیں اور وہ بیشی ادھر مجرا ہو کر گرم دسرد کو سمو کر اعتدال کو قایم رکھتی ہے اسلئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ جدید خریدار پانچ روپیہ سالانہ شرح کے ہی بہم پہونچائے جاویں۔

غرض

میں ایک ہزار مفت الحکم شایع کرنے کے لئے قوم کیخدمت میں **اپیل** کرتا ہوں کہ وہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء تک **ایک ہزار خریدار** کی قیمت دفتر الحکم میں بھیجدیں تاکہ یہہ سلسلہ جاری کیا جاوے۔ میں یہہ التزام بھی رکھونگا کہ ہر ایک ہفتہ جسقدر قیمتیں اس مد میں وصول ہونگی اسیقدر مفت اخبار جاری کر دیا کرونگا اور الحکم میں ان **اسماء** کی فہرست بھی شایع ہوتی رہیگی جنکے نام اخبار مفت جاری ہوگا۔ اس طریق سے الحکم کی اشاعت پر بھی ایک غیر معمولی اثر ہوگا۔ پس آپ اگر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی تبلیغ اور اشاعت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے خواہشمند ہیں تو آپ اس مفت اشاعت کے سلسلے میں جس قدر اخبار آپ مفت جاری کرا سکتے ہیں۔ ان کا چندہ بھیدیجئے۔ تین لاکھ کی جماعت میں ایک ہزار اخبار مفت کی اپیل بہت ہی کم ہے اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے کہ اگر خریداران الحکم ہی ایک ایک اخبار کی قیمت بھیجدیں تو ایک ہزار جاری ہو سکتا ہے **تا بدیگران چہ رسد** بہرحال امید کیجاتی ہے کہ اس سلسلہ میں عالی ہمت اصحاب مجھے خاص طور پر مدد دیں گے۔ یہہ یاد رہے کہ یہ ایک ہزار اخبار بالکل غیر احمدیوں میں بھیجے جاوینگے جن میں طلباء مدارس اور ایسے لوگ انتخاب کئے جاوینگے جو خیالات کی آزادی کا مذاق رکھتے ہیں۔ اور نئی روشنی کے اثر سے متاثر ہیں اور ایسا ہی بعض لائبریریاں اور ریڈنگ روم بھی منتخب ہونگے۔ یہ کام ہر شخص کیلئے ایک صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اور اس غرض کے لئے سال بھر میں ۱۲ ۱ر کوئی بڑی رقم نہیں جو روزانہ حیثیت میں ایک **دھیلا** بھی نہیں ہو سکتا پس

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

دار الامان میں ڈسمبر کا آخری ہفتہ

(۱) دار الامان میں یوں تو ڈسمبر کا آخری ہفتہ ہمیشہ خاص رونق کا ہفتہ ہوتا ہے مگر امسال یہہ ہفتہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک عجیب شاندار اور یادگار ہفتہ ہوگا اسلئے کہ اسی ہفتہ میں دار الامان میں اشاعت اسلام کے متعلق ایک لانظیر اور ابدی طریق کی تجویز ہوئی جسکا کسی قدر پتہ الحکم کے ناظرین کو اشتہار الوصیۃ کے پڑھنے سے لگ جائیگا۔ اس کے متعلق تفصیلی حالات آیندہ وقتاً فوقتاً شایع ہونگے۔

(۲)۔ اسی ہفتہ میں ایک اور قابل قدر تجویز ہوئی جو بجائے خود سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک زرین صفحہ ہوگی وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی **اصلاح** کی تجویز ہے۔ ناظرین الحکم گذشتہ اشاعتوں میں پڑھ چکے ہیں کہ حضرت اقدس کی توجہ مدرسہ کی اصلاح کی طرف ہو رہی ہے آپ چاہتے تھے اور چاہتے ہیں کہ ایسا انتظام ہو کہ ایسے نوجوان اس سکول سے نکلیں جو اپنی زندگیاں خدمت و اشاعت اسلام کے لئے وقف کریں۔ احباب نے اس کے متعلق اپنی اپنی رائیں پیش کیں اور خود حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تقریر فرمائی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ کیساتھ ایک دینیات کی جماعت کا شاخ کھولنے کی تجویز کی گئی۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو طالب علم غلام حسین اور عبد الرحمن نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کیں انکی درخواستیں جو انہوں نے حضرت اقدس کے حضور پیش کیں آیندہ شایع ہونگی۔

مدرسہ کے اخراجات اور لنگر خانہ کی ضرورتوں کو قوم کے سامنے پیش کیا گیا۔

(۳) یہہ ہفتہ اسوجہ سے بھی سلسلہ کی تاریخ میں نمایاں یادگار ہوگا کہ بہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح ۲۷۔ ڈسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ جبکہ مسلمانوں کے لیڈر مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کو اس مقبرہ میں منتقل کیا گیا۔

(۴) یہہ ہفتہ اس لحاظ سے بھی اپنا نظیر سلسلہ کی تاریخ میں ہوگا کہ اس میں سلسلہ کے متعلق باقاعدہ ضلعوار کمیٹیاں بنانے کی تجویز حضرت حجۃ اللہ کے بالمواجہ قوم کے سامنے پیش کی گئی [illegible] یاد رہے الحکم [illegible] کمیٹیاں بنائی جاویں [illegible] آگیا۔ [illegible] کمیٹی [illegible] خاص میں اسوہ قرار دیگی۔

خلاصہ یہ کہ یہ بہت ہی مبارک ہفتہ [illegible] سلسلہ عالیہ کی اشاعت و ترقی کے [illegible] اور امید کیجاتی ہے کہ آیندہ سال [illegible] مفید [illegible]

کلمات طیبہ حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

(تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ۲۷ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر آپ نے مہمان خانہ جدید مین بیان فرمائی -)

مینے یہ امر پیش کیا تہا کہ ہماری جماعت مین سے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئین جو واقعی طور پر دین سے واقف ہون اور اس لائق بہی ہون کہ وہ ان حملون کا جو بیرونی اور اندرونی طور پر اسلام پر ہو رہے ہین - پورا پورا جواب دے سکین -

[illegible] ہماری حالت اور مخالفت

اسلام کی اندرونی بدعات اس حدتک پہونچ گئی ہین کہ ان کی وجہ اور جہالت سے ہم کافر ٹہرائے گئے ہین اور ہم ایسی کراہت کی نظر سے دیکھے گئے ہین - کہ حال کے مخالف علماء کے فتوون کے موافق ہماری جماعت مسلمانون کے قبرستان مین بہی داخل ہونے کے قابل نہین -

اندرونی طور پر یہ حالت ہے اور بیرونی دشمن اور مخالف ہمارے فرقہ سے اس درجہ مخالفت اور عداوت رکہتے ہین اور اس حدتک ہم کو اور ہماری جماعت کو برا کہتے ہین کہ گویا ہم سے ذاتی عداوت ہے اور کسی فرقہ سے ایسی عداوت نہین عیسائی پادریون کے سینہ پر ہماری جماعت پتھر ہی ہے - آریون کی نظر کے سامنے سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہین اسکی کیا وجہ ہے ؟ اسکے دو وجوہ معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ ان لوگون کو خوب معلوم ہے کہ کمربستہ ہو کر کفر اور مخالفون کے طریق کو دور کرنا ہمارا ہی کام ہے - ہم مین نفاق کا شعبہ نہین پایا جاتا - اور حقیقت مین جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے اور اسکی طرف سے آکر تبلیغ کرتا ہے اس مین نفاق ہوتا ہی نہین - پس ہم چونکہ ان کی ہان مین ہان نہین ملاتے اور اظہار حق سے نہین رکتے اور نہین دبتے اسلئے طبعاً ہم انہین برے معلوم ہوتے ہین اور ان کی آنکہون مین کہٹکتے ہین -

دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان کے اعمال کا عکس دوسرون کے دل پر ضرور پڑتا ہے اور انسان تو انسان حیوانات مین بہی یہ بات پائی جاتی ہے - مثلاً اگر ایک بکری کو جسنے ساری عمر مین کبہی بہیڑیے کو نہ دیکہا ہو - اور ایسا ہی بہیڑیے نے بہی نہ دیکہا ہو - تاہم جب ایک دوسرے کو دیکہین گے تو ایک دوسرے کے دل پر وہ اثر جو ان کے تعلقات کا ہو سکتا ہے ضرور پڑیگا - اسی طرح یہ ہمارے مخالف فطرتاً پاتے ہین - کہ ہمارے غلط عقائد کا استیصال اس فرقہ کے ذریعہ ہوگا - اور اسلئے وہ فطرتاً ہمارے دشمن ہین - اور فی الحقیقت یہہ سچی بات ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے - اسکا اثر سب پر پڑتا ہے - سیہ دل اور کافر بہی اس اثر کو محسوس کرتے ہین اور ایسا ہی نیک طینت اور سعید الفطرت بہی اس اثر سے متاثر ہوتے ہین - چونکہ اس کی غرض ہر بدی کی اصلاح ہوتی ہے اسلئے ان بدیون کے حامی اسکی مخالفت کو ضرور اٹہتے ہین - پہر ہم مخالفت سے کیونکر بچ سکتے تہے -

آنحضرت صلعم کی مخالفت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے اور آپ نے دعوت کی تو جسقدر مخالفت آپ کی کی گئی اور جسقدر دکہہ آپ کو دیئے گئے - کسی جہوٹے پیغمبر کو نہین دیئے گئے - خود آپ ہی کے زمانہ مین جہوٹے پیغمبر بہی اوٹہے مگر کوئی بتا سکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو بہی اس قسم کے دکہہ دیئے گئے - اور انکی بہی ویسی ہی مخالفت کی گئی - مین سچ کہتا ہون کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دکہہ دیا گیا کہ ہم اس کا تصور بہی نہین کر سکتے - چہ جائیکہ بیان کرین اور نہ الفاظ مل سکتے ہین کہ انکی تفصیل پیش کرین - اور آپ کے بالمقابل جہوٹے نبیون کو کوئی دکہہ نہین دیا گیا اسکی وجہ کیا تہی ؟ یہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فطرتاً دلون پر اثر پڑ گیا تہا کہ یہی شخص ہے جو اس کفر اور بدعت کو جو اسوقت پہیل رہی ہے دور کر دیگا - اور آخر وہ ہو کر رہا -

اسیطرح پر آج ہماری مخالفت کی جاتی ہے - ہمارے مخالف طبعاً یقین کرتے ہین کہ ان کے غلط عقائد کا استیصال ہمارے ہی ہاتہہ سے ہوگا (ایدک اللہ بنصرہ العزیز) اسلئے وہ فطرتاً ہماری مخالفت کرتے ہین اور ہمکو دکہہ دینے مین کوئی کمی نہین کرتے مگر ان کے یہہ دکہہ اور ایذائین ہمین اپنے کام سے نہین روک سکتی ہین - یہ سچ ہے کہ آجکل ہم بہت ہی غریب ہین اور اللہ تعالےٰ کے سوا ہمارا کوئی بہی نہین اور وہی ہمین بس ہے - ہمیشہ ہمارے خلاف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جب اور جسطرح کسی کا بس چلے اس تہوڑی سی قوم کو نابود کر دیا جاوے یہہ تو اللہ ہی کا فضل ہے کہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ورنہ مخالفت کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی بیرونی مخالف مقدمہ کرے تو اندرونی مخالف اس سے سازش کرتے ہین اور اسکو ہر قسم کی مدد دیتے ہین اور اگر کوئی اندرونی مخالف حملہ کرے تو بیرونی دشمن اس سے آملتے ہین اور پہر سب ایک ہو کر مخالفت مین اٹہتے ہین - ان ساری مخالفتون عداوتون کو مین دیکہتا ہون اور برداشت [illegible] مجہے یہہ سب بے حقیقت [illegible] کے وعدون پر نظر کرتا ہون چنانچہ اس کا ایک وعدہ یہہ ہے جو پچیس برس ہوئے اشاعت پا چکا ہے - براہین احمدیہ مین لکہا گیا ہے -

يا عيسى اني متوفيك ورافعك الي ومطهرك من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة

یہ وعدہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ میرے منکرون کو میرے متبعین پر غالب نہین کریگا - بلکہ وہ مغلوب ہی رہین گے - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر لوگ اس فرقہ حقہ کے مخالف ہین خواہ وہ اندرونی ہون یا بیرونی - مغلوب رہین گے -

پس اس وعدہ الٰہی کو دیکہکر ساری مخالفتین اور عداوتین ہیچ نظر آتی ہین - اگرچہ ہم مطمئن ہین کہ یہ وعدے پورے ہون گے اس لئے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے وعدے سچے ہین - وہ پورے ہو کر رہتے ہین - کوئی انسان ان کو روک نہین سکتا تاہم

عالم اسباب

دنیا جائے اسباب ہے - اسلئے اسباب سے کام لینا چاہیئے - دنیا مین لوگ حصول مقاصد کے لئے سعی کرتے ہین اور اپنے اپنے رنگ پر ہر شخص کوشش کرتا ہے - دیکہو ایک کسان کی خواہ کیسی ہی عمدہ زمین ہو - آب پاشی کے لئے کنوان بہی ہو - لیکن پہر بہی وہ تردد کرتا ہے زمین کو جوتتا ہے قلبہ رانی کرکے اس مین بیج ڈالتا ہے پہر اسکی آب پاشی کرتا ہے حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے اور بہت کوشش اور محنت کے بعد وہ اپنا ماحصل حاصل کرتا ہے اسی طرح پر ہر قسم کے معاملات مین دنیا کے ہون یا دین کے محنت مجاہدہ اور سعی کی حاجت اور ضرورت ہے -

[illegible] قوت قدسی [illegible]

اوائل صدر اسلام مین جب کہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل وکرم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کو وہ قوت قدسی عطا ہوئی - کہ جس کے قوی اثر سے ہزارون با اخلاص اور جان نثار مسلمان پیدا ہو گئے - آپ کی جماعت ایک ایسی قابل قدر اور قابل رشک جماعت تہی - کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہین ہوئی نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو - مین نے اس امر کے بیان کرنے مین ہرگز ہرگز مبالغہ نہین کیا بلکہ مین جانتا ہون کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہونچی ہوئی تہی اسکو پورے طور پر بیان ہی نہین کر سکتے - ہمارے مخالف علماء اور دوسرے فرقے اگرچہ ہمارے مخالف ہین تاہم نہ کہہ سکتے کہ اس بیان مین ہم نے مبالغہ کیا ہے - حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت [illegible] شریر - کج فہم تہی - کہ وہ حضرت موسیٰ [illegible] کو سنگسار کرنا چاہتی تہی - بات بات مین سرکشی اور ضد کر بیٹہتے تہے - توریت کو پڑہو تو معلوم ہو جائیگا کہ ان کی حالت کیسی تہی - وہ ایک سنگدل قوم تہی - کیا توریت مین انکو رضی اللہ عنہم کہا گیا ہے ؟ ہرگز نہین - بلکہ وہان تو سرکش ٹیڑہی - شریر وغیرہ ہی لکہا ہے - اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی جماعت وہ اس سے بدتر تہی جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے خود حضرت عیسیٰ اپنی جماعت کو لالچی - بے ایمان کہتے رہے - بلکہ یہانتک بہی کہا کہ اگر تم مین ذرہ بہر بہی ایمان ہو تو تم مین یہ برکات ہون وہ برکات ہون غرض وہ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اپنی جماعت سے ناراض ہی گئے - اور انہین ایک وفادار جماعت کے میسر نہ آنے کا افسوس ہی رہا - یہہ بالکل سچی بات ہے کہ نہ توریت مین اور نہ انجیل مین کہین بہی ان کو رضی اللہ عنہم نہین کہا گیا - مگر برخلاف اسکے جو جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی تہی - اور جس نے آپ کی قوت قدسی سے اثر پایا تہا - اس کے لئے قرآن شریف مین آیا ہے -

رضي الله عنهم ورضوا عنه

اسکا سبب کیا ہے ؟ یہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وجوہ فضیلت مین سے یہ بہی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلےٰ درجہ کی جماعت طیار کی - میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لیکر آخر تک کسی کو نہین ملی -

اپنی جماعت کی موجودہ حالت

مین دیکہتا ہون کہ ابہی تک ہم کو بہی ایسی جماعت نہین ملی - جب ہم کسی امر مین فیصلہ کر دین تو تہوڑے ہین جو اسکو شرح صدر سے منظور کر لین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تو وہ ایسے فدائی اور جان نثار تہے کہ جانین دیدین - اب اگر اتنا ہی کہا جاوے کہ سو دو سو کوس پر جاؤ اور وہان دو چار برس تک بیٹہے رہو - تو پہر گننے منے لگ جاوین - زبان سے تو کہنے کو کہہ دیتے ہین کہ آپ جو کر دین ہم کو منظور ہے لیکن جب کہا جاوے تو پہر ناراضگی کا موجب ہوتے ہین - یہہ نفاق ہوتا ہے مین منافقون کو پسند نہین کرتا - اللہ تعالےٰ منافقون کی نسبت فرماتا ہے -

ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار

یقیناً یاد رکہو منافق کافر سے بہی بدتر اسلئے کہ کافر مین شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے سامنے اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے - مگر منافق مین شجاعت اور قوت فیصلہ نہین ہوتی وہ چہپاتا ہے - مین سچ کہتا ہون کہ اگر جماعت مین وہ اپنا [illegible]

جو ہونی چاہیے تھی تو اب تک یہہ جماعت بہت کچھہ ترقی کر لیتی - مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ ابھی تک کمزور ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ میرا کہا نہیں مانتے - بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ برداشت نہیں کر سکتے اگر کوئی ابتلا آجاوے تو موت آجاوے - جماعت کی ایسی حالت دیکھکر دل میں درد پیدا ہوتا ہے

قرب اجلک المقدر

اب جو بار بار اللہ تعالے نے مجھے فرمایا کہ تیری اجل کے دن قریب ہیں - جیسا کہ یہ الہام ہے قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا - ایسا ہی اردو زبان میں بھی فرمایا

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اسدن سب پر اداسی چہا جاوے گی -

غرض جب خدا تعالے نے مجھہ پر یہ ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہیں تو اسی لئے میں نے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے اور یہ تجویز مینے محض اللہ تعالے کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اسکی بنا ڈالی گئی ہے - کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تہی - میں جانتا ہوں - کہ یہ تجویز بہی بہت سے لوگوں کے لئے ابتلا کا موجب ہو گی - لیکن اس بنا سے غرض یہی ہے کہ تا آنیوالی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو جیسے صحابہ کا تہا اور تا لوگ جانیں کہ وہ اسلام اور اس کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تہے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا - خدا تعالے فرماتا ہے -

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وهم لا یفتنون -

یعنے کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالے ان سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے کہ وہ کہدیں کہ ہم ایمان لائے - حالانکہ وہ ابھی امتحان میں نہیں ڈالے گئے - اور پہر دوسری جگہ فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

یعنے اسوقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نکروگے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے -

اب غور کرو - جبکہ حقیقی نیکی اور رضائے الہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پہر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے؟ صحابہ کا یہہ حال تہا کہ انمیں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ قدم اور صدق تہا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے - اسکی وجہ کیا تہی؟ یہہ کہ خدا تعالے کے لئے زندگی وقف کر چکے تہے بعد انہوں نے اپنا کچھہ بہی نہ رکہا تہا - مومن کی بہلائی کے دن بہلے آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ اسکو کچھہ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے - وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق و صفا کے جو اب تک چہپے ہوئے تہے ظاہر ہونگے - برخلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اسلئے کہ وہ جانتا ہے اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا - یہہ قبرستان کا امر بہی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش ہوں گے - اور منافقوں

قبرستان کا اعلان کیوں ہوا؟

کا نفاق ظاہر ہو جائیگا - مینے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھہ پر نہ کہلا پیش نہیں کیا - اس میں تو کچھہ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چہوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ میں آتے ہیں مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانوں اور زناکاری میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اسطرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا اور چہوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پہر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نکرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو - اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارا مال دین کا بہی حصہ ہو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بہی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائیگا جو اس مال کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو - یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکہو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے - اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بہی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولتمند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے داخل ہونا - اسکی وجہ یہی ہے کہ اسکا مال اسکے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے - اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹہوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کرو - اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو -

سچا مومن کون ہے؟

یقیناً یاد رکہو کہ خدا تعالے کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرلے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالے کے نزدیک وہ مجرم ٹہیرتا ہے - پس اسی غرض سے یہہ اشتہار (الوصیۃ) مینے خدا تعالے کے اذن سے دیا ہے - سچی بات یہی ہے سال دیگر را کہ میداند حساب لیکن جب کہ خدا تعالے کی متواتر وحی نے مجھہ پر کہولا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا الہام ہوا - تو مینے اللہ تعالے ہی کے اشارہ سے یہہ اشتہار دیا کہ تا آیندہ کے لئے اشاعت دین کا سامان ہو - اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ آمنا و صدقنا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے؟ یقیناً سمجہو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہو - زبان کچھہ چیز نہیں یہ نری لاف گزاف ہے زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے - سچا ایمان ابوبکر اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تہا - کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالے کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دیدیا اور اسکی پروا بہی نہ کی جان سے بڑھکر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہ نے اسے بہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا - انہوں نے کبہی اس بات کی پروا ہی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جاوے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں - مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے اور کیسی بابرکت وہ قوم تہی اور آپ کے قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تہا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہونچا دیا - غور کرکے دیکہو کہ آپ نے انکو کہاں سے کہاں پہونچا دیا - ایک حالت اور وقت انپر ایسا تہا کہ تمام محرمات انکے لئے شیر مادر کی طرح تہیں - چوری - شراب خوری - زنا - فسق و فجور سب کچھہ تہا غرض کونسا گناہ تہا جو انمیں نہ تہا - لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت سے انپر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی

صحابہ کا نمونہ اور اسوہ

کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی شہادت دی اور کہا اللہ اللہ فی اصحابی گویا وہ بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تہے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تہی جو یفعلون ما یؤمرون کے مصداق ہیں ٹہیک ایسی ہی حالت صحابہ کی ہو گئی تہی - ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تہے انکا اپنا کچھہ رہا ہی نہیں تہا نہ کوئی خواہش تہی نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ تعالے راضی ہو - اور اس لئے وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے - قرآن شریف انکی اس حالت کے متعلق فرماتا ہے -

منهم من قضی نحبه و منهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا -

یہہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے - مگر اصحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دیدو پہر وہ دنیا کی طرف نہیں جہکے - پس یہہ ضروری امر ہے کہ **تم دین کو دنیا پر مقدم کرلو** -

یاد رکہو

جماعت میں کون داخل ہیں

اب جسکا اصول دنیا ہے اور پہر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالی کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے اللہ تعالے کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے یہہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا - یہہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانیوالا خیال ہے - خدا تعالے کبہی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا - بلکہ وہ خود اسکا متکفل ہو جاتا ہے - اللہ تعالے کریم ہے جو شخص اسکی راہ میں کچھہ کہوتا ہے وہی کچھہ پاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالے انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے اور یہہ کبہی نہیں ہوا اور نہ ہوگا - کہ خدا تعالے کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اسکی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالی کو چہوڑتے ہیں اور دنیا پر جہکتے ہیں کیا یہہ سچ نہیں ہے؟ کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالے ہی کے ہاتہہ میں ہے اسکے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی - دولت ہو سکتی ہے مگر یہہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئیگی؟ ان باتوں پر غور کرو - اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو

غرض

مجھے افسوس ہوتا ہے جب میں جماعت کو دیکہتا ہوں

کہ یہہ ابہی تہوڑے سے ابتلا کے بہی لائق نہین وجہ یہ ہے کہ ابہی تک وہ **قوت ایمانی** پیدا نہین ہوئی جو ہونی چاہیئے - ابہی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدا کی ستاری کرا رہی ہے - لیکن جب کوئی ابتلا اور آزمایش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکہا دیتی ہے - اوسوقت وہ مرض جو دل مین ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے -

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا

یہہ مرض ابتلا ہی کے وقت بڑہتی اور اپنا پورا زور دکہاتی ہے خدا تعالے کی یہ بہی عادت ہے کہ وہ دلون کی مخفی قوتون کو ظاہر کر دیتا ہی جو شخص اپنے دل مین ایک نور رکہتا ہے اللہ تعالے اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے اور جو دل مین خبث اور شرارت رکہتا ہی اوسکو بہی کہول کر دکہا دیتا ہے اور کوئی بات چہپی ہوئی نہین رہ سکتی -

یقیناً سمجہو! کہ اللہ تعالے کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہین ہین جنکی پوشاکین عمدہ ہون اور وہ بڑے دولت مند اور **خوش خور** ہون بلکہ خدا تعالے کے نزدیک وہ پیارے **ہین جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہین** اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہین - پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو - نہ پہلے امر کیطرف اگر مین جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کرون تو مجہے بہت غم ہوتا ہے کہ ابہی بہت ہی کمزور حالت ہے - اور بہت سے مراحل باقی ہین - جو اس نے طے کرنے ہین لیکن جب اللہ تعالی کے وعدون پر نظر کرتا ہون جو اس نے مجہہ سے کئے ہین تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے - منجملہ اسکے وعدون کے ایک یہی ہے جو فرمایا

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

یہہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکرون اور مخالفون پر غلبہ دیگا - لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین مین ہر شخص محض میرے ہاتہہ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا -

جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہین کرتا - متبعین مین داخل نہین ہو سکتا - پوری پوری پیروی جب تک نہین کرتا - ایسی پیروی کہ گویا **اطاعت** مین فنا ہو جاوے - اور نقش قدم پر چلے - اسوقت تک اتباع کا لفظ صادق نہین آتا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالے نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت مین **فنا** ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والے ہو -

اس سے مجہے تسلی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے - مجہے اسبات کا غم نہین کہ ایسی جماعت نہ ہوگی؟ نہین جماعت تو ضرور ہوگی اسلئے کہ خدا تعالی کا یہہ وعدہ ہے ایسے لوگ ضرور ہونگے مگر غم اسبات کا ہے کہ ابہی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آرہا ہی گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جسنے ابہی دو چار روز دودہ پیا ہو اور اس کی مان مر جاوے -

"حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے جسوقت یہ جملے نکلے - انمین کچہہ ایسا درد اور رقت تہی کہ اسنے سامعین کو بیقرار کر دیا - اور کئی آدمی جو آخر ضبط نکر سکے پہوٹ پہوٹ کر رو پڑے - ایڈیٹر"

بہرحال خدا تعالے کے وعدون پر میری نظر ہے اور وہ خدا ہی ہے جو میری **تسکین اور تسلی** کا باعث ہے - ایسی حالت مین کہ جماعت کمزور اور بہت کچہہ تربیت کی محتاج ہے یہہ ضروری امر ہے کہ مین تمہین توجہ دلاؤن کہ تم خدا تعالے کے ساتہہ سچا تعلق پیدا کرو - اور اسی کو مقدم کر لو - اور اپنے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو نمونہ سمجہو - ان کے نقش قدم پر چلو - مین ابہی بیان کر چکا ہون کہ وہ ...... ایک ایسی **صادق** جماعت تہی جو اپنے ایمان قوی کے لحاظ سے جان فدا کرنے مین بہی دریغ نکرتی تہی - بلکہ مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ اسکی **نظیر** پا سکتی ہی نہین - جب ہم دوسری قومون کا ان سے مقابلہ کرتے ہین تو ان کی عظمت اور شوکت کا اور بہی دل پر اثر ہوتا ہے -

(باقی آیندہ)

سفرنامہ دہلی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

داخلہ دہلی اور دروازے بند مین پیچہے ذکر کر آیا ہون کہ دہلی مین خدام علی حضرت کو یقین ہو چکا تہا کہ حضرت اقدسؑ کی آمد ملتوی ہو گئی ہے اسکے لئے کوئی قرائن تو یہ نہ تہے صرف ایک قیاسی امر تہا اور اسی وجہ سے ریلوی سٹیشن پر کسی خادم کو آنے کی ضرورت ہی محسوس نہوئی - اور آج تو کسی صورت مین بہی گمان نہ تہا کہ آپ تشریف لے آئین گے + برخلاف اسکے ہم سب ابہی تار کی امید پر جو روانہ ہونے سے پہلے بٹالہ سے دیا تہا - بخیال خویش چشم براہ تہے کہ ریلوے سٹیشن پر اپنے احباب سے ملین گے مگر سٹیشن پر جب کسی کو نہ پایا تو سخت تحیر ہوا - خصوصاً اس وجہ سے کہ ہم سب محض ناواقف تہے اور نہین جانتے تہے کہان جانا ہے؟ اور کہان اترنا ہے + حضرت حجۃ اللہ نے سٹیشن پر اتر کر صرف اتنا پوچہا کہ میر صاحب سٹیشن پر نہین آئے جب جواب نفی مین دیا گیا تو آپ کو ذرا بہی خیال نہین گذرا فرمایا اچہا اسباب نکلواو اور ذرا انتظار کرو - اسباب نکلوایا گیا - اور پلیٹ فارم ہی کے ایک حصہ پر حضرت اقدس اور آپ کے اہل بیت بڑے اطمینان کے ساتہہ تہوڑی دیر کے لئے ٹہیرے - اور خاکسار ایڈیٹر الحکم کو شہر کے جانے کیواسطے گاڑیون پر اسباب لدوانے کا حکم دیا گیا چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی اور **متصل مسجد سید رفائی** کے پتہ سے ہم سب شہر کو چل پڑے راستہ مین ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب انچارج ریفارمیٹری سکول دہلی آملے جنکو اسیوقت اطلاع ہوئی تہی قصہ مختصر جامع مسجد کی مشرقی سڑک پر سے ہوتے ہوئے ہم **سید رفائی** کی مسجد کے پاس پہونچے جہان حضرت اقدسؑ کے قیام کے لئے ایک بڑا مکان **الف خان سیاہی** والے کا کرایہ پر لیا گیا تہا - جب منزل مقصود پر پہونچے تو دیکہا کہ

دروازے بند ہین

میرے دل مین معاً ہی آیا کہ وہ رویا جو جانے دہلی کو روانہ ہوتے وقت دیکہی تہی اور دہلی کے دروازے بند پائے تہے ایک رنگ مین پوری ہو گئی اسلئے کہ جب مکان کو کہولا گیا تو اس مین جدہر دیکہو دروازے بند -

فی الجملہ

وہان قیام کیا - جن احباب نے ظہر و عصر کی نماز نہ پڑہی تہی انہون نے نماز ادا کی اور بیچارے اکیلے ڈاکٹر صاحب اسوقت ان مہمانون کی ضروریات کا سامان کرنے لگے - کیونکہ مکان مین تو بجز دروازہ بندی کے کچہہ تہا ہی نہین - روشنی - چارپائیون - پانی کے لئے برتنون - اور پہر کہانے پکانے کا سارا انتظام بڑی چابکدستی اور مستعدی سے انہون نے کیا - پہر میر قاسم علی صاحب بہی آملے اور جون جون خبر ہوتی گئی احباب حاضر ہوتے گئے - مسافرین دہلی نے اپنے اپنے ٹہکانے اس مکان مین کر لئے + اور شہر دہلی کے پیش آنے والے حالات کے نقشے سرسری طور پر دماغ مین آنے لگے - مسجد رفائی کا ذکر آگیا ہے اسلئے نامناسب نہوگا اگر اس مقام پر اسکا مختصر سا ذکر مین کر جاؤن -

مسجد سید رفائی یہہ مسجد بہت قدیم زمانہ کی بنی ہوئی ہے - کوئی بہت بڑی مسجد نہین بلکہ نہایت ہی مختصر سی مسجد ہے - ٹہیک طور پر نہین کہہ سکتے کہ دراصل اس مسجد کا بنانے والا کون تہا لیکن چونکہ سید رفائی صاحب غدر سے پہلے یہان رہتے تہے اس لئے یہ مسجد انہین کے نام سے مشہور ہو گئی ہے آثار الصنادید مین اس مسجد کے متعلق یہہ بہی لکہا ہے کہ ان سید صاحب کے ہان ایک مجلس بنام حضرہ ہوا کرتی تہی اور اسی مجلس مین خاص مریدون کے ہاتہہ مین چہرے ہوتے تہے اور وہ حالت وجد مین ایک دوسرے کو چہرے مارتے تہے مگر کوئی زخمی نہ ہوتا تہا اور اگر ہوتا بہی تہا تو سید صاحب لب لگا کر اسکو اوسیوقت اچہا کر دیتے تہے مجلس کی بڑی شرط یہہ تہی کہ اسکے گرد و پیش مین کوئی عورت نہو -

اللّٰھم صل علی محمد وبارک وسلم یہہ قصہ (جو سید صاحب اور آپ کے مریدون کے متعلق مینے لکہا ہے) پڑہکر بے اختیار میری زبان سے اللّٰھم صل علی محمد و بارک وسلم نکلا - مین سید صاحب اور آپ کی اس مجلس کے متعلق کوئی ریمارک پاس کرنے کا حق نہین رکہتا اس لئے کہ **تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت** مگر اتنا تو بہرحال کہنا پڑتا ہے کہ انہون نے اپنے مریدون کو سلوک کی منزلین طے کرانے کے لئے کیا کیا حیلے تجویز کئے - ایک دن حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مین بعض فقرا کے اذکار و معمولات کا ذکر تہا مثلاً ایک ایک ٹانگ پر کہڑے ہو کر ذکر کرتے تہے یا اسی قسم کے اور مشکلات مین اپنے آپ کو ڈالتے تہے - آپ نے اسپر جو کچہہ فرمایا اسکا خلاصہ مطلب یہہ تہا کہ اصل بات یہہ ہے سالکون پر بعض اوقات ایک زمانہ قبض کا آجاتا ہے اسکے دور کرنے کے واسطے وہ اس قسم کے حیلے کرتے ہین جیسے جسمانی طور پر اگر قبض واقع ہو جائے تو اس کے دور کرنے کیواسطے بہی مختلف تجاویز اور تدابیر پر عمل کرنے کی حاجت پڑتی ہے اسیطرح پر روحانی قبض کے وقت یہہ لوگ اپنے نفس کو مختلف قسم کے شدائد مین ڈالتے ہین اس سے غرض انکی اس قبض کا دور کرنا ہی ہوتا ہے اور یہ بہی کہ اپنے نفس پر حکومت اور غلبہ حاصل کر سکین - حضرت حجۃ اللہ کے اس ارشاد کو سن کر آپ کی سچائی پر بے اختیار ہو کر صدقت کہنا پڑتا ہے اور آپ کے حسن ظن کی بڑی ہوئی قوت کی بے اختیار تعریف کرنی پڑتی ہے - اسیطرح پر ممکن ہے سید رفائی صاحب نے اپنے مریدون کی تربیت کے لئے یہہ ایک حیلہ تجویز کیا ہو اور اس سے انہون نے کوئی فائدہ محسوس کیا ہو -

انبیاء علیہم السلام اور ماموروں کے سلسلہ اور طریق تربیت میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے۔ وہ اس قسم کی مشکل راہوں کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ ایک ایسی سہل اور آسان راہ پر قوم کو لے جاتے ہیں جو اس قسم کی مشکلات سے بچی ہوئی ہوتی ہے اسکی وجہ میں تو یہہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہہ لوگ اللہ تعالےٰ کے خاص شاگرد اور اسی کے دست تربیت سے طیار شدہ ہوتے ہیں اسلئے طریقہ تربیت سے بہی خوب واقف ہوتے ہیں ولنعم ما قیل

چون حاجتے بود بہ ادیبے دگر مرا
من تربیت پذیر ز رب مہیمنم

انکی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک ٹرینڈ ٹیچر ہو جو طریقہ تعلیم سے خوب واقف اور سند یافتہ ہوتا ہے اور ایک ایسا جو واقف نہ ہو۔ جیسے دونو کے مدارج میں فرق ہے ویسے ہی انکے طریقہ تعلیم میں بہی فرق ہے ٹہیک اسی طرح پیران پیرون اور شیخون کے طریق اصلاح اور ماموروں کے طریق اصلاح میں ایک فرق نمایاں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی جماعت کے لئے وہ وہ اصلاح کے طریقے کبہی پسند فرمائے جو یہود و نصاریٰ کے احبار اور رہبانون میں اسوقت مروج تہے۔ اور ایسا ہی آپ کے بروز احمد قادیانی علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بہی اپنی قوم کے لئے ان اوراد و اشتغال کی طرف لیجانا نہیں چاہا جو آج مختلف گدیوں اور سجادہ نشینوں کے ہان مروج ہیں بلکہ آپ اس طریق پر اصلاح کرنا چاہتے ہیں جو آپ کے جلیل القدر معلم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے منشاء اور ایماء سے مقرر کیا تہا۔ جسکو دوسرے الفاظ میں آج ہم

سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کہتے ہیں آپ یہی فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی روحانی ترقی اور فیض و برکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے حاصل ہوسکتی ہے بدون اس کے کچھہ بہی نہیں ملتا۔ ؂

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزا ئے بر مصطفےٰ

میری اپنی رائے ہے کہ آجکل جو سجادہ نشینوں اور مختلف گدیوں اور طریقوں اور سلسلوں میں ہم برکات اور فیوض ربانی کے آثار اور علامات کو بہت ہی کم بلکہ قریب قریب نہیں پاتے تو اسکی یہی وجہ ہے کہ اسکو جو ترقیات روحانی کا سرچشمہ ہے دور لے جارہے ہیں اور وہ اوراد و اشتغال جو بعض پاکباز لوگون نے اپنی اصلاح حالت اور رفع قبض یا بدحالی کی خاطر بطریق علاج وقتی اختیار کئے تہے۔ مستقل طور پر انہیں ہر مرض کے لئے سپیسفک سمجھہ لیا گیا ہے جو کسی حال میں درست نہیں۔

غرض

مبارک اور سعادت بخش وہی طریق ہوتا ہے جو انبیاء علیہم السلام اختیار کرتے ہیں اور جو اس زمانے میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے اور وہ نیا نہیں بلکہ وہ وہی طریق ہے جسکے لئے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تہی جو سید رفائی صاحب کے طریقہ اصلاح کے سلسلہ میں مجہے کہنی پڑی اسی مسجد رفائی کے متصل ہاں بالکل متصل ہماری فرودگاہ تہی اور خصوصاً میں تو بہت ہی قریب تہا میں جب جب اس مسجد رفائی کو دیکہتا اور سید صاحب کے اس طریقہ مجلس حلقہ کو خیال کرتا تو بے اختیار اپنے سید و مولا مسیح موعود پر بہی درود پڑہتا کہ اس کے زمرہ خدام میں آکر ہمیں اس قسم کے اشتغال کی حاجت نہیں پڑی۔ اللھم صل علے محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

اس سے پیشتر کہ دہلی کے زمانہ قیام کے حالات لکہیں یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دہلی کے متعلق ضروری واقفیت ناظرین الحکم کے لئے بہم پہونچائیں۔ ہرچند بعض ناظرین اس سے واقف ہون گے مگر اکثر ناواقف ہونگے علاوہ بریں سفرنامہ کی تکمیل بدون اس کے ہو نہیں سکتی۔ پس میں اپنے ناظرین کے لئے دوربین کا کام دونگا اور اپنی آنکہہ سے انہیں دہلی دکہاؤنگا

(باقی آیندہ)

سنگ مزار

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا تابوت ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر و عصر نکالا گیا اور احباب بادیدۂ گریان اپنے کاندہوں پر اٹہاکر باغ میں لے گئے خود حضرت مسیح موعود بہی جنازہ کے ہمراہ تہے ۲۷ تاریخ کی صبح کو ۱۰ بجے کے قریب اعلیٰ حضرت نے اپنی جماعت کو لیکر پہر جنازہ پڑہا۔ عرصہ تک آپ کے مدارج کی ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہے ۲۶ دسمبر کو جبکہ حضرت بہشتی مقبرہ یعنی جدید قبرستان میں مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکہکر بیٹھہ گئے تہے۔ میرے محترم بہائی منشی نوجبان صاحب ثاقب مرحوم کی وفات پر ایک ترجیع بند پڑہا۔ حضرت نے اسکو بہت پسند فرمایا اور ایک قطعہ تاریخ لکہنے کی انہیں ہدایت کی وہی قطعہ تاریخ اب مرحوم کا سنگ مزار ہے۔ حضرت کا ارادہ آپ کچھہ لکہنے کا تہا مگر ثاقب صاحب کی نسبت فرمایا:

"ہمارا لکہنے کا ارادہ تہا انہون نے ہمارا منشاء پورا کردیا۔" اسلئے یہہ شعر لکہوا دیئے جاوین۔ سنگ مزار کو تو وہی لوگ پڑہین گے جو یہان آکر اپنے مخدوم کو بہشتی مقبرہ کی خاک میں آرام کرتے ہوئے دیکہین گے۔ مگر اسکا متنی وہ بہی پڑہ لین۔ جو بظاہر قادیان سے دور ہیں۔ اس سنگ مزار کو پڑہیں اور اپنے مخدوم کے مراتب کی ترقی کے لئے دعا کرین۔

اس سے پہلے کہ میں اس قطعہ تاریخ کو درج کرون۔ میں ثاقب صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کو پورا کرنے والے ٹہرے اور اس امر میں کلام امام زبان ثاقب پر جاری ہوا۔ (ایڈیٹر)

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولینا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم

یہہ ہے اُس باصفا مرد خدا کا مرقد روشن
بحکم وحی روشن جو مسلمانون کا لیڈر تہا
پڑا رہتا تہا سایہ کی طرح عیسےٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا میں سایۂ ظل پیمبر تہا
مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا میں مٹا آخر
الگ عیسےٰ سے مرنا اور جینا اسپہ دوبہر تہا
دم عیسےٰ کی جنبش تہا ید بیضا کی تہا تابش
شعاع مہر روشن تہا ضیائے بدر انور تہا
خدا کے گہر سدہارا اور بہشتی مقبرہ پایا
مزین جسکے دم سے مسجد و محراب و منبر تہا
سخن کی داد دیتا تہا سخن کا قدردان تہا وہ
سخن سنج و سخن گو سخن فہم و سخنور تہا
مسیحا کے محامد سے تہا پر ہر وعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اسکا ہر اسپیچ و لیکچر تہا
نئی طرز ادا اسکا نیا حسن بیان ہر دم
ہر اک وعظ اسکا شہد اور ہر بیان قند مکرر تہا
جو دل کا سخت آجاتا وہ دم میں موم ہوجاتا
پگہل کر بہنے لگتا تہا کلیجہ جس کا پتہر تہا
مسیحا کو جو مانے اسکو وہ مومن سمجہتا تہا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اُسکے کافر تہا
نہ کچہہ پیری چلی آکر یہان افسوس نیچر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تہا
وہ تہا اصحاب صفہ کے مبارک پاک لوگوں میں
مسیحا کا در و دیوار اُس کا بام اور گہر تہا
کئے معصومیت میں پورے سینتالیس سال اُسکے
رہا جبتک وہ دنیا میں مطیع حکم داور تہا
زبان و دل موافق تہا مخالف تہا دورنگی کا
جو دل میں تہا نہان اُسکے وہی اُسکی زبان پر تہا
وفات اوسکی ہوئی تیرہ سو اور تیئیس ہجری میں
یہ وہ دن تہا کہ ہر چہوٹا بڑا با دیدۂ تر تہا
یہہ بدہ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سمان یا روز محشر تہا
یہہ وہ دن تہا کہ چشم مہر و مہ بہی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی میں برابر تہا
اُمڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تہا سارا
سمان رونے کا بام آسمانی پر سراسر تہا
وہ قطرے مینہ کے تہے یا بندہ گیا تہا جہان آنسو کا
یہہ اشک غم بہی گویا موتیون کا اک نچہاور تہا
تڑپ کر بجلیان کوندین بہائے اشک ہنسی
یہہ کہہ سکتے ہیں بجلی کا بہی انگارون پہ بستر تہا
کلیجہ پہٹ گیا بادل کا رویا پہوٹ پہوٹ ایسا
دہیان غم کا ہی تہا آخر نہ وہ لوہا نہ پتہر تہا
ہو روح مولوی عبد الکریم آرام و راحت میں
وہ روحانی فرشتہ تہا دم اوسکا روح پرور تہا
دعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اسکا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تہا

اِطلاع

مین نے بارہا یہہ لکہا ہے۔ کہ خریداران الحکم خط و کتابت مین اپنا نمبر خریداری جو ہر ایک چٹ پر مطبوعہ ہوتا ہے۔ دیا کرین مگر بعض خریدار ابہی تک اس طرف متوجہ نہیں ہوئے جس سے نمبر تلاش کرنے مین بہت سا وقت ضائع ہوتا ہے۔ اگر احباب توجہ کرین۔ اور نمبر خریداری دیا کرین۔ تو تضیع اوقات کے علاوہ کمال سہولت ہوجائے۔ آیندہ ضرور ضرور خیال رکہین۔

الوصیّة

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین - والصلوٰة والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - امّا بعد چونکہ خدائے عزّ وجلّ نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ مین اوس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا - اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے مین نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستون اور اُن تمام لوگون کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اُٹھانا چاہین چند نصائح لکھون سو پہلے مین اوس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہون جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے - جو عربی زبان مین ہوئی - اور بعد مین اُردو کی وحی بہی لکھی جائیگی -

قرب اجلک المقدّر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا - قلّ میعاد ربّک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا - وامّا نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفّینّک ونبقی لک الآیات - قرب ما توعدون - وامّا بنعمة ربّک فحدّث - انّہ من یتّق اللّٰہ ویصبر فانّ اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین -

ترجمہ:- تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتون کا نام ونشان نہین چہوڑین گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو - تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تہوڑی رہ گئی ہے اور ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دین گے اور کچہہ بھی ان مین سے باقی نہین رہین گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو - اور ہم اسبات پر قادر ہین کہ جو کچہہ مخالفون کی نسبت ہماری پیشگوئیان ہین ان مین سے تجہے کچہہ دکھا دین یا تجہے وفات دیدین تو تم اس حالت مین فوت ہوگا - جو مین تجہہ سے راضی ہونگا - اور ہم کہلے کہلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکہین گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے - اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگون کے پاس بیان کر - جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا -

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہین چہوڑین گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہون اس فقرہ کے دو معنے ہین (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہین ہم دور کر دینگے اور اون اعتراضات کا نام ونشان نہ رہے گا - (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والون کو جو اپنی شرارتون کو نہین چہوڑتے اور بد ذکر سے باز نہین آتے دنیا سے اوٹھا لین گے اور صفحۂ ہستی سے معدوم کر دینگے تب اون کے نابود ہونے کی وجہ سے اون کے بیہودہ اعتراض بہی نابود ہو جائینگے پہر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان مین مندرجہ ذیل کلام کے ساتھہ مخاطب کر کے فرمایا -

بہت تہوڑے دن رہ گئے ہین اوس دن سب پر اداسی چہا جائیگی یہ ہوگا یہ ہوگا - بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکہلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا -

حوادث کے بیان مین جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پہیلائیگی اور زلزلے آئین گے - اور شدت سے آئین گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ وبالا کر دینگے اور بہتون کی زندگی تلخ ہو جائیگی پہر وہ جو توبہ کرین گے اور گناہون سے دستکش ہو جائینگے خدا اُن پر رحم کرے گا - جیسے کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تہی ضرور ہے کہ وہ سب کچہہ واقع ہو - لیکن وہ جو اپنے دلون کو درست کرین گے اور اُن راہون کو اختیار کرینگے جو خدا کو پسند ہین اون کو کچہہ خوف نہین اور نہ کچہہ غم - خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے مین نے تجہے بہیجا تا مجرم نیکوکارون سے الگ کئے جائین اور فرمایا کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اوسکو قبول نکیا لیکن خدا اوسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اوسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ مین تجہے اسقدر برکت دونگا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈہین گے -

اور آیندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا - پہر بہار آئی خدا کی بات پہر پوری ہوئی - اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے - لیکن راستباز اس سے امن مین ہین سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ - آج خدا سے ڈرو تا اُس دن کے ڈر سے امن مین رہو - ضرور ہے کہ آسمان کچہہ دکھاوے اور زمین کچہہ ظاہر کرے - لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائین گے - خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہون گے اور کئی آفتین زمین پر اُترین گی کچہہ تو اُنمین سے میری زندگی مین ظہور مین آجائینگی اور کچہہ میرے بعد ظہور مین آئین گی - اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچہہ میرے ہاتہہ سے اور کچہہ میرے بعد -

یہہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اوس نے انسان کو زمین مین پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیون اور رسولون کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی[✠] اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولون اور نبیون کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اوسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانون کے ساتھہ اون کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا مین پہیلانا چاہتے ہین اوسکی تخم ریزی اونہین کے ہاتہہ سے کر دیتا ہے لیکن اوسکی پوری تکمیل اون کے ہاتہہ سے نہین کرتا بلکہ ایسے وقت مین اون کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتہہ رکہتا ہے مخالفون کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹہٹہا کر چکتے ہین تو پہر ایک دوسرا ہاتہہ اپنی قدرت کا دکہاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تہے اپنے کمال کو پہونچتے ہین غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے - (۱) اوّل خود نبیون کے ہاتہہ سے اپنی قدرت کا ہاتہہ دکہلاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت مین جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور مین آجاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہین کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بہی تردد مین پڑ جاتے ہین اور اُن کی کمرین ٹوٹ جاتی ہین اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہین اختیار کر لیتے ہین تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبہال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکہتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقتون مین ہوا جب کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجہی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے - تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کہڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکہایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تہام لیا اور اوس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تہا - ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنا یعنی خوف کے بعد پہر ہم انکے پیر جما دین گے - ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ہوا - جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ مین پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہونچا دین فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل مین اون کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتہہ معاملہ ہوا - اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اون مین سے مرتد بہی ہو گیا -

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللّٰہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتین دکہلاتا ہے تا مخالفون کی دو جہوٹی خوشیون کو پامال کر کے دکہلا دے سو اب ممکن نہین ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اسلئے تم میری اس بات سے جو مین نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جاوین کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بہی دیکہنا ضروری ہے اور اوس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہین ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہین آ سکتی جب تک مین نہ جاؤن لیکن مین جب جاؤن گا تو پہر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بہیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتہہ رہے گی - جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ مین وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہین ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہین قیامت تک دوسرون پر غلبہ دونگا سو ضرور ہے کہ تم پر

✠ اگر دنیا کی آنکھہ کہلتی تو وہ دیکہتے کہ مین صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودہوین صدی کا بہی گذر گیا اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینے مین چاند گرہن اور سورج گرہن بہی ہوا - اور طاعون بہی ملک مین ظاہر ہوئی اور زلزلے بہی آئے اور آئینگے مگر افسوس اون پر جنہون نے دنیا سے پیار کیا اور نہون نے مجھے قبول نکیا - منہ

[✠] ترجمہ - خدا نے لکھ رکہا ہے کہ وہ اور اوس کے نبی غالب رہین گے - منہ

میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدے کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھہ تمہیں دکھائیگا جسکا اوس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جنکے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قایم رہے جبتک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جنکی خدا نے خبر دی - میں خدا کیطرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو - اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھی ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے - اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کسوقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں* خدا تعالے چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالے کا مقصد ہے جسکے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے - اور جبتک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو - دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو - درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے - اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو - اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے - اگر تم صاف دل ہوکر اسکی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا - خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جبتک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے - لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے - اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے - لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں - خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہیئے - وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے - تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھہ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھہ باقی ہے - انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خداطلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا - دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھہ دنیا کی کچھہ ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جسکے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھہ خدا کے لئے اور کچھہ دنیا کے لئے - پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں - اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو - تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں

اور تم میں خدا نہیں ہوگا - بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھہ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی - جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں - اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا - اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی - اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو - اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اوس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھہ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ -

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے - ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اوس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں - وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اون کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھہ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا - خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا - پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمایش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے - وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا وہ کچھہ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا - اور بدبختی اوسکو جہنم تک پہونچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اوس کے لئے اچھا تھا - مگر

وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اون پر مصائب کے زلزلے آئینگے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی - اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اون سے سخت کراہت کے ساتھہ پیش آئیگی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اون پر کھولے جائیں گے - خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اوس کے ساتھہ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جنکا قدم صدق کا قدم ہے -

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اوسی کے ہو جاؤ اوس کے ساتھہ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں - بلکہ وہ سنتا بھی اور بولتا بھی ہے - اوس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں - کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی - وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں - وہ وہی بے مثل ہے جسکا کوئی ثانی نہیں اور جسکی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں - جسکا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے - اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے - وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے - مگر اوس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اوس کے نیچے کوئی اور بھی ہے - اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں - وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا - اور جامع ہے تمام طاقتوں کا - اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا - اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اوسی کی عبادت کریں اور اوس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں - اور تمام روح اور

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لیوے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا - اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے - خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قایم کروں گا اور اوسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے سو ان دنوں کے منتظر رہو - اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک

ی طاقتین اور تمام ذرات اور اون کی طاقتین اُسی کی پیدائش ہین ۔ اوس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہین ہوتی ۔ وہ اپنی طاقتون اور اپنی قدرتون اور اپنے نشانون سے اپنے تئین آپ ظاہر کرتا ہے اور اوسکو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہین اور وہ راستبازون پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتین اُن کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اسکی پسندیدہ راہ شناخت کیجاتی ہے ۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھون کے ۔ وہ سُنتا ہے بغیر جسمانی کانون کے ۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے ۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُسکا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کر خواب کے نظارہ مین بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے ۔ پس اسی طرح اسکی تمام قدرتین ہین ۔ نادان ہے وہ جو اوس کی قدرتون سے انکار کرے ۔ اندہا ہے وہ جو اوسکی عمیق طاقتون سے بے خبر ہے ۔ وہ سب کچھہ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اون امور کے جو اوس کی شان کے مخالف ہین یا اوس کے مواعید کے برخلاف ہین ۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور افعال مین اور قدرتون مین ۔ اور اوس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہین مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتین اور تمام کتابین جو پہلے گذر چکین اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہین رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے ۔ اور بجز اسکے سب راہین بند ہین ۔ تمام سچائیان جو خدا تک پہنچاتی ہین اسی کے اندر ہین نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تہی جو اسمین موجود نہین اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتون کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تہا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بہی ہے لیکن یہہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہین بلکہ سب نبوتون سے زیادہ اس مین فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اسکی پیروی سے خداتعالےٰ کی محبت اور اوس کے مکالمہ مخاطبہ کا اوس سے بڑہکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تہا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہین کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اسمین ہتک ہے

ہان اُمتی اور نبی دونون لفظ اجتماعی حالت مین اُسپر صادق آ سکتے ہین کیونکہ اس مین نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہین بلکہ اوس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے + اور جب وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس مین کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کُہلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظون مین نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے ۔ جس پر تمام نبیون کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تہا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس

اور جن کے لئے یہ دعا سکہائی گئی کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اُنکے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بہی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت مین صرف یہی خرابی نہین تہی کہ اُمت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندہون کی طرح رہتے بلکہ یہ بہی نقص تہا . . . . کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تہا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تہی ۔ اور ساتھہ اسکی وہ دعا جسکا پانچ وقت نماز مین پڑہنا تعلیم کیا گیا تہا ۔ اوس کا سکہلانا بہی عبث ٹھہرتا تہا مگر اس کے دوسرے طرف یہ خرابی بہی تہی کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا ہے تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تہے پس ان دونون خرابیون سے محفوظ رکہنے کے لئے خداتعالے نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان مین پائے گئے ایسے طور پر کہ اُنکا وجود اپنا وجود نہ رہا ۔ بلکہ اُنکے محویت کے آئینہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا ۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیون کی طرح اُنکو نصیب ہوا ۔

پس اسطرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونیکا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہین بلکہ اگر غور سے دیکہو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید مین جلوہ گر ہوئی ۔ یہی معنے اس فقرہ کے ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق مین فرمایا کہ نبی اللہ ۔ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بہی ہے اور اُمتی بہی ہے ورنہ غیر کو اسجگہ قدم رکہنے کی جگہ نہین مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجہے تا ہلاک ہونیسے بچ جائے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خداتعالےٰ کی صاف اور صریح آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اپر شاہد ہے جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھہ یہ ہین کہ خدا قیامت کو عیسیٰ سے پوچہے گا کہ کیا تو نے ہی اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی تہی کہ مجہے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جب تک مین ان مین تہا تو اونپر شاہد تہا اور انکا نگہبان تہا اور جب تو نے مجہے وفات دیدی تو پہر مجہے کیا علم تہا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت مین مبتلا ہوئے ۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجہے وفات دیدی ۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجہے آسمان پر اُٹھا لیا ۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دُنیا مین نہین آئینگے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا مین آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت مین ممکن نہین کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تہا ایسا صریح جھوٹ خداتعالےٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ مجہے کچھہ بھی خبر نہین کہ میرے بعد میری اُمت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجہے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا ۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دُنیا مین آوے اور چالیس برس دنیا مین رہے اور عیسائیون سے لڑائیان لڑے ۔ وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجہے کچھہ بھی خبر نہین پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہین ۔ تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہین اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہین اتر سکتے تو گویا وہ آسمان پر ہی مرینگے اور آسمان مین ہی اُن کی قبر ہوگی لیکن آسمان پر مرنا آیت فیہا

تموتون کے برخلاف ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر نہین گئے بلکہ مر گئے اور جس حالت نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا تو ... کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہین تو اور کیا ہے ۔ اگر مین نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تہی لیکن جب مین خدا کی طرف سے آ گیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کہل گئے تو پہر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہین ۔ میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بہی ظاہر ہوئے اور زمین پر بہی اور صدی کا بہی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور مین آ گئے اور دنیا کی عمر سے ساتوان ہزار شروع ہو گیا تو پہر اب بہی حق کو قبول نکرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو مین بلند آواز سے کہتا ہون کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہین ہوئے اوس پہلے زلزلے کے نشان کے بعد جو ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء مین ظہور مین آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجہے خبر دی کہ بہار کے زمانہ مین ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختون مین پتا نکلتا ہے یا درمیان اُسکا یا اخیر کے دن ۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہین ۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پہر پوری ہوئی ۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام مین تہا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار مین ہی آئیگا اور چونکہ آخر جنوری مین بعض درختون کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہین گے ۔ + اور خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا ۔ اور پہر فرمایا لک نری آیات و نہدم ما یعمرون + یعنے تیرے لئے ہم نشان دکہلائین گے اور جو عمارتین بناتے جائینگے ہم اُن کو گراتے جائین گے ۔ اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی ۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصون کو

+ باوجود اسکے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہین جو نئے احکام سکہائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اسکا عمل قیامت تک ہے ۔ منہ

+ مجہے معلوم نہین کہ بہار کے دنون سے مراد یہی بہار کے دن ہین جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہین یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہرحال خداتعالےٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجہے فرمایا ہے ۔ منہ

+ ایک خدا کی وحی اس بارہ مین یہ بہی ہے تیرے لئے میرا نام چمکا ۔ منہ

[illegible] دے گا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا۔
[illegible] فراج اتیك بغتة
[illegible] سے ساتھ آؤنگا
[illegible] ہوگی جیسا کہ لوطؑ کی
[illegible] نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی
[illegible] کرتے تھے کہ ناگہانی طور
[illegible] کہ اس جگہ بھی ایسا
[illegible] حد سے بڑھ گیا اور انسان حد
[illegible] سے پیار کرتے ہیں اور خدا کی راہ
[illegible] دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا زندگیوں
[illegible] مجھے مخاطب کرکے فرمایا
[illegible] نازل من السماء ما یرضیك
[illegible] امرًا مقضیا یعنی تیرا
[illegible] امر آسمان سے اتریگا جس سے
[illegible] یہ ہماری طرف سے رحمت ہے
[illegible] امانت ہے جو ابتداء سے مقدر
[illegible] ہے کہ آسمان اوس امر کے نازل
[illegible] رہے جبتک یہ پیشگوئی قوموں
[illegible] ہوجائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر
[illegible] بجز اوس کے کہ خوش قسمت

[illegible] کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے
[illegible] بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی
[illegible] بے خبری مین ہلاک نہ ہو۔
[illegible] سے وابستہ ہے پس ہماری
[illegible] کی نہین بلکہ دکھ سے بچانے
[illegible] وہ لوگ جو توبہ کرتے ہین خدا
[illegible] سے بچائے جائین گے۔ مگر وہ بد
[illegible] توبہ نہین کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسون
[illegible] چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز
نہین آتا۔ اسکی ہلاکت کے دن نزدیک ہین۔
کیونکہ اوس کی شوخی خدا کی نظر مین قابل غضب
[illegible]

اسجگہ ایک امر اور قابل تذکرہ ہے کہ جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کرکے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑین اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہون تا دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہوجائے اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ مین نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اوس نے پہونچکر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اوسکی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اوس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگون کی قبرین ہین جو بہشتی ہین تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینین بہت قیمت سے ملتی نہین۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا مین رہی اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی مینے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے مینے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جسکی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہین اسکام کے لئے تجویز کی اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا اس مین برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بناوے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگون کی خواب گاہ ہو جنہون نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیطرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین

پھر مین دعا کرتا ہون کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت مین سے اُن پاک دلون کی قبرین بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار مین نہین۔ آمین یارب العالمین۔

پھر مین تیسری دفعہ دعا کرتا ہون کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگون کو اسجگہ قبرون کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہین اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی* اپنے اندر نہین رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہین اور تیرے لئے اور تیری راہ مین اپنے دلون مین جان فدا کر چکے ہین جن سے تو راضی ہے اور جنکو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت مین کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہین۔ آمین یارب العالمین

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتین مجھے ملی ہین اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمة۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان مین اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہین جو اس قبرستان والون سے حصہ نہین۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائین کہ وہی لوگ اس مین داخل ہوسکین جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہون سو وہ تین شرطین ہین۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے مینے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جسکی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائینگے اور ایک کنوان لگایا جائے گا اور قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اسلئے وہان ایک پل تیار کیا جائے گا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان مین مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض انہین لوگون سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسرون سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالےٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت مین ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید مین جس طرح مناسب سمجھین خرچ کرین۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت مین سے اس قبرستان مین وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے۔ جو اوس کی موت کے بعد دسوان حصہ اوس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن مین خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت مین اس سے بھی زیادہ لکھدے۔ لیکن اس سے کم نہین ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظون کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کرینگے۔ اور خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا اسلئے امید کیجاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہوجائینگے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام مین داخل ہے جسکی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہوجائے گا تو وہ لوگ جو اون کے جانشین ہونگے اون کا بھی یہی فرض ہوگا کہ اُن تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاوین ان اموال مین سے اُن یتیمون اور مسکینون اور نومسلمون کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہین رکھتے اور سلسلہ احمدیہ مین داخل ہین اور جائز ہوگا کہ اُن اموال کو بطور تجارت کے ترقی دیجائے یہ مت خیال کرو کہ صرف دور از قیاس باتین ہین بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے مجھے اس بات کا غم نہین کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائین

* بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلون پر بدظنی کرتا ہے خدا اسکا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اسکی جنگ کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدون کے لئے اسقدر غیرت رکھتا ہے جو کسی مین اسکی نظیر نہین پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت تھی [illegible] لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اوس نے فرمایا انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیك ما یدوم۔ لك درجة فی السماء وفی الذین ھم یبصرون ولك نری [illegible] آیات ونھدم ما یعمرون۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتك۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون [illegible] اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ بشارة تلقاھا النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلة لا یعلمھا الخلق [illegible] نی حرتی اخترتك لنفسی۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت۔ [illegible] الحمد للہ الذی جعلك المسیح ابن مریم [illegible] یسئلون۔ وکان وعدا مفعولا۔ یعصمك اللہ من العدا ویسطو بکل من سطا۔ ذلك بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یا جبال اوّبی [illegible] کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ان الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم [illegible]

[illegible]

سو دیکھکر ٹھوکر نہ کہاوین - اور دنیا کی پیار نہ رہیں۔ سو مین دعا کرتا ہون کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہین جو خدا کیلئے کام کرین - ہان جائز ہوگا کہ جن کا کچھہ گذارہ نہ ہو ادن کو بطور مدد خرچ اس مین سے دیا جائے -

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان مین دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو -

(۴) ہر ایک صالح جو اسکی کوئی بھی جائداد نہین اور کوئی مالی خدمت نہین کر سکتا - اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکہتا اور صالح تہا تو وہ اس قبرستان مین دفن ہو سکتا ہے -

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عملدرآمد اون کی موت کے بعد ہوگا - لیکن وصیت کو لکہکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا اور ایسا ہی چہاپ کر شائع کرنا بھی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکہنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ آسمانی نشانون اور بلاؤن کے دن قریب ہین - اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت مین وصیت لکہنے والا بہت درجہ رکہتا ہے جو امن کی حالت مین وصیت لکہتا ہے اور اس وصیت کے لکہنے مین جسکا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اوسکو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم مین ہوگا -

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ مین ہون جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ مین ہون - اور وہ ان شرائط کے پابند ہون جو درج ہو چکی ہین تو اُن کے وارثون کو چاہئے کہ اُن کی موت کے بعد ایک صندوق مین اون کی میت کو رکہکر قادیان پہونچا دین اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی تیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائین جو حسب شرائط اس قبرستان مین دفن ہو سکتے تو چاہئے کہ بطور امانت صندوق مین رکہکر اپنی جگہ دفن کئے جائین پہر تمام لوازم کی تیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہین قادیان مین اون کی میت لائی جائے - لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائین گے اون کا قبر مین سے نکالنا مناسب نہو گا **

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون تا آیندہ کی نسلین ایک ہی جگہ اون کو دیکہکر اپنا ایمان تازہ کرین اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے اونہون نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون -

بالآخر ہم دعا کرتے ہین کہ خدا تعالیٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے اور اون کا خاتمہ بالخیر کرے آمین -

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت مین سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستون مین اسکو مشتہر کرین اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کرین اور اپنی آیندہ نسل کے لئے اسکو محفوظ رکہین - اور مخالفون کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دین اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کرین - اور دعا مین لگے رہین -

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد

عافاہ اللہ وایّد - ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
پئے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ دارد نہان راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پئے فکر دنیائے دون کم بسوز
ہر آن کو بدنیائے دون مبتلا ست
گرفتارِ رنج و عذاب و عنا ست
بُرَست آنکہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا - دویدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر شوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دارِ عقبےٰ کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان این خانہ سست
چو کارِ حیات است کاری نہان
ہمان بہ کہ دل بگسلی زین مکان
جہنم کز و داد فرقان خبر
ہمین حرص دنیا است جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است
چرا غافلے دل بہ بندد دران
کہ ناگہ وزد بر گُل او خزان
بدین قحبہ بستن دلِ خود خطا ست
کہ این دشمنِ دین و صدق و صفا ست
چہ حاصل ازین دلستانِ دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کُشد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدان دلستان
کہ مہرش رہاند ز بندِ گران
بہ و فکرِ انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی
عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم

قبل ازین جو کہ مین نے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۳۱ - اگست مین ایک مضمون بعنوان "مکالمہ بابت تصلیب مسیح و شمعون" طبع کرایا تہا - اس سے مجھے امید تہی - کہ انصاف پسند حضرات کو اس مسئلہ پر اپنی تسکین کا موقع ملیگا - یہ امید اس حد تک تو پوری ہوئی - کہ پادری صاحب نے خاموشی اختیار فرمائی مگر فریق ثانی یعنی حاجی عبد الواحد صاحب اپنے خیال سے باز نہ آئے سمجھہ مین نہین آتا کہ مسیح کی بجائے شمعون کو کیون صلیب دیگئی - آخر اس کیوجہ کیا تہی - اور کیا کسی زمانہ مین ایسا دہوکا کسی ایسے شخص کی نسبت کارگر ہو سکتا ہے جس کی ساری قوم دشمن ہو - تعجب ہے کہ ایک طرف تو عیسائی مذہب کے ناپاک عقیدہ کفارہ پر اعتراض کیا جاتا ہے اور دوسری طرف ہمارے حاجی صاحب خود بھی ایک عقیدہ مین مبتلا ہو رہے ہین - اب اگر وہ یہ کہین کہ جملہ ولکن شبہ سے ثابت ہے - کہ مسیح سے ایک دوسرا شخص متشکل ہو گیا تہا - تو یہ ان کی غلط فہمی ہے - جو روزمرہ کے مشاہدہ اور آیت واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لآیات للعٰلمین کے بھی صریح مخالف ہے بلکہ اس سنت اللہ ولن تجد لسنۃ اللہ کو یہان تک [illegible] کہ دو آدمی ہم شکل بھی ہو سکتے [illegible] - اگر اس قسم کا تشکل جائز [illegible] تو دنیا کا ایک کام بھی نہ چل سکتا - اس تحریر مین حاجی صاحب [illegible] اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ ان کو اصل [illegible] بھی اطلاع نہین [illegible] کہ مسیح صلیبی واقعہ سے پہلے ہی آسمان پر اٹھائے گئے تہے مگر حاجی صاحب جبتک آسمان پر اٹھائے جانے کی کوئی معقول وجہ نہ بتائین گے - ایسا دعویٰ بے دلیل کو کون مان سکتا ہے

کیا وہ [illegible] کا کہین ثبوت دیسکتے ہین مگر یہودی جس اعتراض کو مد نظر رکہکر مسیح کے قتل کا ارادہ کر رہے تہے - وہ جسمانی رفع کے متعلق تہا نہین [illegible] کہ جسمانی رفع کا قرآن کریم مین کہین بھی ذکر نہین - ہان جس روحانی رفع پر وہ معترض تہے اسکی تصریح و تفہیم آیات مندرجہ ذیل مین موجود ہے -

اول تو اس عقدہ کی اصلیت اور حقیقت معلوم کرنیکے لئے آیت فاتت بہ قومہا تحملہ قالوا یٰمریم لقد جئت شیئاً فریا کے مضمون پر مطلع ہونا ضروری ہے - تا کہ ہم معلوم کر سکین - کہ حضرت عیسےٰ کو تا تقو اللہ واطیعون ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ہٰذا صراط مستقیم کہنے پر [illegible] یہودیون نے کیون انکار کر دیا محض اس وجہ سے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پاک ولادت کی حقیقت نہ سمجھ سکے جو "امراً مقضیا" کے ماتحت واقع ہوئی تہی - اور اس رائے کو زیادہ تقویت دینے کے لئے کتب سابقہ کے قائم کردہ معیارون کے مطابق [illegible] پایا جاتا ہے - وہ خدا کا ملعون ہوتا ہے" اور جہوٹا نبی قتل کیا [illegible] قتل کی ایک ایسی تدبیر سوچی جو آیت ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین مین مضمر ہے - ادہر جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیون کے اس مکر عظیم کی اطلاع ہوئی - تو نہایت غمگین ہوئے - اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے صادق نبی کو ان الفاظ مین تسلی دیکر [illegible] وعدے فرمائے کہ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - ترجمہ: اے عیسیٰ تحقیق مین ہی تجھے مارنے والا ہون - اور اٹھانے والا ہون اپنی طرف یعنے یہ ہرگز نہین ہوگا کہ تو یہودیون کی تجویز کردہ موت مرکر بے عزت رفع ہو - اور ان الزامات سے جو یہودی تیری طرف منسوب کرتے ہین تجھے پاک کرنیوالا ہون - اور تیری تابعین کو منکرون پر فوقیت بخشونگا - افسوس کہ حاجی صاحب نے یہودیون کے تجویز کردہ مکر کے مقابلہ مین متوفیک جیسے مبارک وعدہ اور اطمینان کو سمجھنے مین ایسی بطرح ٹھوکر کہائی ہے کہ مطہرک کی مفہوم کو بھی نہین سمجھے کہ مذکورہ بالا وعدون کی جو مطہرک کا وعدہ تہا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہاتھون اس طرح پورا ہوا کہ جب آپکے زمانہ مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تذکرہ پر یہودیون نے انہین بالقابات [illegible] کوشش کیا - تو آنحضرت نے [illegible] مشرح [illegible] کی [illegible] کردی [illegible] خدا تعالیٰ نے یہودیون کی بیباکی اور عدم تسلیم کو وبکفرہم وقولہم علیٰ مریم بہتاناً عظیماً وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ مین بیان فرما کر وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم سے ان کی پیش کردہ بعینہٖ صلیبی موت کی [illegible] [illegible]

[illegible]

سودیشی تحریک اور احمدی مسلمان

ناظرین کے لئے یہہ پہلا موقع ہے کہ الحکم جیسے اخبار میں سودیشی تحریک کا ذکر پڑھتے ہیں۔ اس ناگوار اور بصورت موجودہ نہایت ہی بیہودہ تحریک کے ذریعہ میں بھی الحکم کے کالموں کو پاک رکھنا چاہتا تھا لیکن جب یہ خطرہ متعدی بیماری کیطرح پھیلتا نظر آیا تو ضروری سمجھا کہ اپنے ناظرین کو اس سودیشی تحریک سے متنبہ کردوں۔ میں یقیناً معصیت کا مرتکب ہوتا اگر اب بھی خاموشی سے کام لیتا۔

مین یہہ بھی جانتا ہوں کہ الحکم مین سودیشی تحریک کے خلاف مضامین کا سلسلہ ہمارے خلاف اس جوش مین ایک اور اُبال پیدا کر دیگا جو پہلے ہی سے بھارت نیہ سیوتون۔ کانگرس کے سوامیون اور بڑے کاٹ دست کے پتا پرشون کو ہمارے نیست و نابود کرنے سے متعلق ہے۔ لیکن محض اس خیال مخالف سے اس زہر کو پھیلنے دینا دانشمندی نہیں ہے۔ اور خصوصاً ایسی حالت مین کہ اس زہر کو تریاق کی شکل مین پیش کر کے غریب مسلمانون کو خطرناک مغالطہ دیا جاتا ہے۔

سودیشی تحریک کو نظر فریب بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور بھولے بھالے اور سیدھے سادے مسلمان یہ سمجھ لیتے ہین کہ اس کی غرض تو صرف ملکی اشیاء کا استعمال اور ان کی قدر ہے مگر وہ نہین جانتے کہ اس منافقانہ کارروائی مین ایک نیش زنی ہو رہی ہے جو مسلمانون اور ان کی ذریت کو ہمیشہ کے لئے ذلیل اور تباہ کرنے پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس امر سے تو کوئی ناواقف نہین ہے کہ ہماری قوم (جو اپنی شامتِ اعمال اور ترک قرآن کریم کی وجہ سے ہر پہلو اور ہر صورت سے گر رہی ہے) اگر ان آریہ مہاشون کے پہلو بہ پہلو چلنے کی سعی کرے تو یہ دہرم آتما اور اہنسا پرمو دہرم کے شبد سنانے والے پتا پرش کہنیان مار مار کر غریب مسلمانون کو نکال دینے کی سعی کرتے ہین۔۔۔

. . . .

. . . .

اور انکو چین نہین آتا جب تک وہ اس نکبت زدہ قوم کے ان افراد کو جو ان کے دوش بدوش چلنا چاہتے ہین اپنے پاؤن مین کچل نہ لین۔ ممکن ہے وہ لوگ جو ان کی اندرونی ریشہ دوانیون اور نیش زنیون سے ناواقف ہین۔ ان حالات سے پورے باخبر نہون۔ لیکن جو لوگ سلسلہ ملازمت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت مین ان کے ساتھ چلتے مین انہون نے دیکھا ہے کہ ان برادران یوسف نے کیا سلوک کیا ہے؟ مین اپنے ذاتی علم اور عام واقفیت کی بنا پر کہتا ہون کہ ان لوگون نے اپنا موٹو یہہ قرار دے رکھا ہے

آریہ ورت آریہ مہاشون کیلئے ہے
نہ مسلمان ملیچھون کے واسطے

دشٹ اور ملیچھ ہمارا نام رکھتے ہین۔ اور جہانتک انسے ممکن ہوسکتا ہے وہ ملازمت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت کا ہر عرصہ اور حلقہ ہمارے لئے تنگ کرنا اپنی زندگی کا پرم دہرم سمجھتے ہین یہہ تو ہماری دنیوی حالت ان یاران طریقت کے سامنے ہے۔ اس سے بھی بدتر **مذہبی حالت** ہو رہی ہے۔ مذہب ایک ایسی شے ہے جسپر انسان جان اور مال سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ مگر شومی اعمال نے سو محتاج کا ایک محتاج ہمین اسوقت بنا رکھا ہے اسلئے ان مہاپرشون نے موقع پا کر **اسلام** پر حملے کرنے اور اس پاک اور مصفا چشمہ ہدایت کو مکدر اور گدلا کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ ہادی اسلام اور بزرگان ملت کی ستودہ صفات ذات پر محض ہوجا سے ناروا اتہام باندھے جاتے ہین کہ کسی طرح سے ہمارے دل دکھین۔ مسلمان بادشاہون کے عہد حکومت پر ریمارک کرتے ہوئے ایسی رنگ آمیزی کی جاتی ہے کہ دیکھنے والا انہین معاذ اللہ ظالم۔ سفاک اور سنگدل تسلیم کرے۔ اور اسطرح پر انکی قوم کے خلاف اپنے ہم چشمون اور بھائیون مین جوش مخالفت پیدا کیا جاوے تاکہ اگر ان کا بس چلے تو وہ ان کو کچے ہی چبا ڈالین یہہ ہے ہماری عام حالت ان تعلقات کی جو اس آریہ قوم کے ہمارے ساتھ ہین۔ ایسی صورت مین یقیناً یاد رکھو کہ محض اللہ ہی کا آسرا ہے اور **گورنمنٹ انگلشیہ** کی معدلت گستری اور رعایا پروری کا سہارا ہے جو ہم برائے نام باقی ہین ورنہ اگر انکا بس چلے تو آج ہمارا خاتمہ کر ڈالین۔

ایسی صورت اور ایسی حالت کے ہوتے ہوئے مسلمانو تم ہی بتاؤ کیا سودیشی تحریک ہمارے لئے مفید بابرکت اور سود مند ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہین۔ وہ قوم جو مسلمان نام کی دشمن ہے اور جس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس نام کو دنیا کے تختہ سے مٹا دیا جاوے۔ (اگرچہ وہ اس مین کامیاب نہوگی انشاء اللہ العزیز) کیا وہ ہماری دوست اور بہی خواہ ہو سکتی ہے؟ کبھی نہین۔

پھر کیسی بدنصیبی اور بدبختی ہوگی ان لوگون کی جو مسلمان کہلا کر اس تحریک مین ان آریون کے ساتھ ہون۔ اگر تم ایسے ہی بے غیرت ہو اور اپنے مذہب اور ہادی کی توہین سن کر خاموش ہو رہنے والے ہو تو پھر تو کوئی شکوہ اور شکایت نہین لیکن اگر تمہاری رگون مین کچھ بھی اسلامی غیرت اور حمیت کا خون باقی ہے تو بس آج ہی ان سے قطع تعلق کرو۔

میرا اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ حسن خلاق اور ہمدردی چھوڑ دو نہین نوع انسان کیساتھ سلوک کرنا اور جہانتک ممکن ہو شفقت علی خلق اللہ کے اصول کو مدنظر رکھنا یہہ تو اسلام کا عین شعار ہے لیکن یہ کبھی نہین ہوسکتا کہ ایسے امور مین ہم ان لوگون کے ساتھ شریک ہون جو سراسر **اسلام** اور اہل اسلام کے لئے مضر ہون۔ مذہبی تنفر اور عداوت جو اس قوم کو ہمارے ساتھ ہے اسکی داستان طویل اور پُر درد ہے اور مین جانتا ہون بہت تھوڑے مسلمان ہونگے جو اس سے ناواقف ہونگے۔ دنیوی طور پر جسقدر ہم سے بیر کیا جاتا ہے اور ہمارے مفاد کو کچلا جاتا ہے وہ اب چھپی ہوئی بات نہین ایک چپڑاسی بھی اگر مسلمان ہے تو اوس کے لئے لاہور سے لیکر کلکتہ تک کے ہندو اخبار شور مچاتے ہین۔ اور احمدیون کے ساتھ تو انکی مخالفت کا سٹیم اور بھی تیز ہو چکا ہے اسکی اصل وجہ یہی ہے کہ احمدی قوم انکے نفاق کا بھانڈا ابہ سر بازار پھوڑ دیتی ہے۔ اس سودیشی تحریک کے متعلق بھی جب ہمارے سید و مولی امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لالہ شرمپت رائے نے پوچھا اور خواہش کی کہ وہ اپنی جماعت کو انکے ساتھ جلسہ میں شریک ہونیکی اجازت دین تو انہین صاف جواب ملا کہ ہم اس مین **شریک نہین ہوسکتے** تمہارا ہمارا ملاپ ہی کیا تم ہمارے مذہب کے دشمن ہمارے دشمن علاوہ برین یہہ تحریک محض تقسیم بنگال کے سوال کے اور کچھ نہین اور ہرگز ہرگز یہہ نیک نیتی اور ملکی بہتر سگالی پر مبنی نہین بلکہ اس مین **بغاوت** کی ملونی ہے اس قسم کا جواب جب انہین دیا گیا تو اپنا سا منہ لیکر چلے گئے۔ اور انہون نے وہ جلسہ جسکے لئے تحریک کرتے تھے آجتک نہین کیا اس تحریر کے بعد اگر کوئی جلسہ ہو تو وہ اس کا نتیجہ سمجھا جاویگا۔ ہان اب کے سالانہ جلسہ پر جو دسمبر کی آخری تاریخون مین ہوا پنڈت پورنا نند نے ایک لیکچر سودیشی تحریک پر دیا تھا اور اس مین دیہات کے جمع شدہ سکھون اور زمینداروں اور دوکانداروں کو اکسایا اور ابھارا تھا کہ تم ملکی اشیاء کی قدر کرو۔ اور ولایتی چیزون کے استعمال کو ترک کرو لار فلمہ اٹھا لو لیکن وہ خالص سودیشی جلسہ نہ تھا۔ میری غرض اس امر کے اظہار سے کہ قادیان کی سماج نے جلسہ علانیہ نہین کیا اور ان کی تجویز بنا امر منصوبہ تک ہی محدود رہی ہین یہہ ہے کہ وہ نے دراصل ایک چال چلی تھی۔ اور احمدی جماعت کو بدنام کرنے کی ایک تدبیر سوچی تھی۔ لیکن احمدی جماعت محض خدا کے فضل سے انکی اس چال مین نہین پھنسی تو انکو اتنی جرأت نہین ہوئی کہ وہ علانیہ جلسہ کرین اگر انکی غرض محض نیک نیتی اور ملکی اور قومی بھلائی تھی تو اسی امر کی کیا حاجت تھی کہ احمدی قوم ضرور ان کے ساتھ شریک ہو اگر وہ نہین ہوتی تھی تب بھی وہ اس جلسہ کو کر لیتے کیا وہ اپنا مذہبی جلسہ ہم سے پوچھ کر کرتے ہین؟ کبھی نہین بلکہ جیسے اس جلسہ مین ہمارا دل دکھانا اور ہم کو نقصان پہونچانے کی تجاویز کو ملحوظ رکھنا ان کا کام ہے اسیطرح یہہ سودیشی تحریک کا جلسہ تھا۔ سودیشی تحریک کو یہہ ملک کی بہتری اور بھلائی کا ذریعہ خیال کرتے ہین تو بہتر ہے پہلے اپنے گھرون سے تمام ولایتی بنی ہوئی چیزون کو باہر پھینک دین۔ اور اسباب کو جلا دین یہہ تماشا ہم بھی دیکھ لین گے مگر نہین یہہ کبھی نہین کرین گے اسلئے کہ غرض یہہ نہین ہے۔ اصل مطلب مسلمانون کو بدنام کرنا ہے اسلئے مسلمان عموماً اور احمدی خصوصاً یاد رکھین کہ وہ کبھی ایسی تحریکون مین **شامل نہون**۔ انکو ضرورت نہین کہ وہ ایسی بیجا حرکتون مین حصہ لین۔ اپر خدا کا خاص فضل ہے جبکہ انکا امام **گورنمنٹ انگلشیہ** کے عہد مین پیدا ہونے پر ناز اور فخر کرتا ہے تو ہمین کسی اور کیساتھ کیا واسطہ؟ مین مفصل اور مدلل طور پر مختلف نمبرون مین اس تحریک کی برائیون سے قوم کو آگاہ کرونگا۔ بالفعل یاد رکھو ہمارے حضرت اس **تحریک سے سخت بیزار** اور اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور مین یقین رکھتا ہون کہ کوئی بھی احمدی پسند نہین کر سکتا کہ اس کام مین حصہ لے جو اسکے آقا و مولی امام کے منشاء کے خلاف ہو۔ مسلمانون کیلئے اس تحریک مین شریک ہونا سخت مضر اور منحوس ہے پس ہر شخص جو اس مضمون کو پڑھے اسکا فرض ہے کہ دوسرے مسلمانون کو آگاہ کرے یہہ تحریک پولیٹکل تحریک ہے جسکے نتائج خطرناک ہین۔ اگلے نمبر مین مین اسپر اور بھی کھول کر بحث کرونگا کہ اس تحریک مین شامل ہو کر مسلمانون پر کیا کیا برے اثر پڑین گے۔ انکے مذہب ان کی قوم ان کے اخلاق اور انکی تجارت پر اس کا برا اور مہلک اثر ہوگا اسلئے اس سے پرہیز کرو۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اسوقت اپنے بھائیون کو اس منحوس تحریک کی مضرتون سے آگاہ کرین۔